مولانا محمد مغیرہ
جامع مسجد ابوبکر صدیق تلہ گنگ

قسط اول

فاتح روم ، اسلامی بحریہ کے بانی

خلیفۂ راشد ، امیر المؤمنین ، ابو عبدالرحمٰن ، ابو یزید

سیدنا معاویہ سلام اللہ علیہ

خلیفۂ راشد

امیرالمؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں علامہ سیوطی لکھتے ہیں : اَسْلَمَ هُوَ وَ اَبُوْهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ۔

کہ وہ اور ان کے والد فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے ۔

لیکن محقق بات یہ ہے کہ فتح مکہ سے قبل ہی آپؓ اسلام قبول کر چکے تھے ۔ تقریب التہذیب میں ہے ۔

مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ خَلِيْفَةٌ وَصَحَابِيٌّ اَسْلَمَ قَبْلَ الْفَتْحِ	معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ اور صحابی ہیں فتح (مکہ) سے پہلے مسلمان ہوئے ۔

علامہ ذہبیؒ کا قول ہے :

اَظْهَرَ اِسْلَامَهُ يَوْمَ الْفَتْحِ ۔ (تاریخ اسلام)	(سیدنا معاویہؓ) نے اپنے اسلام کو فتح (مکہ) کے دن ظاہر کیا ۔

علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی شہرہ آفاق کتاب "الاصابہ" میں رقمطراز ہیں :

"اسلام لانے کے باوجود اس زمانہ میں اپنے اسلام کا اظہار نہ کر سکے اور اس روز اس کا اظہار کیا جس روز آپ کے والد ابوسفیان دولتِ ایمانی سے مشرف ہوئے ۔

آپ کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام کو چھپائے رکھنے کی وجہ علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب فتح الباری میں یوں تحریر کی ہے :

"بعض وجوہ کی بناء پر آپ نے ایمان کو چھپائے رکھا ۔ جن میں سب سے بڑی وجہ کفارِ مکہ کی مسلمانوں پر سختی تھی ۔ کیونکہ وہ زمانہ ایسا تھا کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنا گویا سارے عرب کو

اپنی مخالفت کی دعوت دینا تھی ۔"

مؤرخین کی اکثریت اِس بات پر متفق ہے کہ آپ نے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا مگر اظہارِ اسلام فتح مکہ کے دِن کیا جیسا کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے موقع پر اسلام قبول کر لیا تھا مگر اظہارِ اسلام فتح مکہ سے کچھ دِن پہلے کیا ـــــ گویا بموجب فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

اِنَّ اللہَ نَظَرَ فِی قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وسلم فَبَعَثَ بِرِسَالَتِہٖ وَانْتَخَبَہٗ بِعِلْمِہٖ ثُمَّ نَظَرَ فِی قُلُوبِ النَّاسِ بَعْدَہٗ فَاخْتَارَ لَہٗ اَصْحَاباً (الی آخر الحدیث)	اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دِلوں کو دیکھا تو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا چنانچہ آپکو رسول بنا کر بھیجا اور علم میں ممتاز مقام عطا فرمایا ، پھر لوگوں کے دِلوں کو دیکھا تو اصحابِ رسول کو پسند کیا ۔

کتبِ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہؓ کا مقام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں بہت بُلند تھا اور آپ پر اِس قدر اعتماد تھا کہ سیدنا معاویہؓ کو کاتبینِ وحی میں شمار کیا ۔ طبری نے لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام کے کاتبینِ وحی یعنی قرآن لکھنے والے تیرہ[۱۳] تھے ، جن کے اسماء گرامی لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ زیدؓ اور معاویہؓ ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے ۔ انہیں کاتبینِ وحی میں خاص مقام حاصل تھا ـــــ علامہ ذھبی نے سیدنا ابن عباسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے :

كُنْتُ اَلْعَبُ فَدَعَانِي رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اُدْعُ لِي مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَكْتُبُ الْوَحْيَ ۔ (تاریخ اسلام ج۲)	میں کھیل رہا تھا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بُلایا اور فرمایا معاویہ کو بلاؤ ، اور وہ وحی کو لکھا کرتے تھے ۔

روایات شاہد عدل ھیں کہ یہ منصب جلیلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حُکم سے سیدنا معاویہ کو عطاء فرمایا تھا ، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

اَتٰى جِبْرِيلُ اِلَى رَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَاْ مُعَاوِيَةَ اَلسَّلَامَ وَاسْتَوْصِ بِهٖ خَيْراً فَاِنَّهٗ اَمِينُ اللہِ عَلٰى كِتَابِهٖ	جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ، معاویہؓ کو سلام کہو اور ان کے حق میں حُسنِ سلوک کی وصیت قبول کرو ، کیونکہ وہ اللہ کی کتاب

وَوَحْيِهٖ وَنِعْمَ الْاَمِيْنُ۔ (البدایہ جلد ۸ صفحہ) | اور اسکی وحی پر اس کا امین ہے اور کتنا ہی اچھا امین ہے۔

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ انتخاب ہی نہیں بلکہ اللہ کی نظرِ انتخاب بھی ہیں ــــــ آپ مقامِ صحابیت سے مشرف تو تھے ہی کہ اللہ تعالیٰ نے کاتبِ وحی ہونے کا اعزاز بھی عطا فرمادیا۔ یہاں تک کہ آسمانوں پر بھی معاویہؓ کی امانت ودیانت کے چرچے ہونے لگے ــــــ سیدنا معاویہؓ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و محبت کا اس حدیث سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جسے حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ کی جلد ۸ صفحہ ۱۲۲ پر نقل کیا ہے:

"حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم سے کسی بات میں مشورہ لیا اور یہ دونوں بزرگ اس معاملہ میں کچھ مشورہ نہ دے سکے اور عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اُدْعُوْا مُعَاوِيَةَ کہ معاویہؓ کو بلاؤ ــــــ
دونوں بزرگوں نے اس پر تعجب کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے دو آدمیوں پر اس قدر یقین نہیں کہ قریش کے بچوں میں سے ایک بچے کو طلب فرما رہے ہیں۔ لیکن آپ نے فرمایا: اُدْعُوْا مُعَاوِيَةَ (معاویہؓ کو بلاؤ) ــــــ چنانچہ سیدنا معاویہؓ کو بلایا گیا جب معاویہؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے سامنے اپنی بات رکھو کیونکہ یہ قوی ہے (حل نکال لے گا) اور امین بھی ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ اُم المومنین سیدہ ام حبیبہؓ اپنے حقیقی بھائی معاویہؓ سے اظہارِ محبت فرما رہی تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا اس کے رسول کو بھی اس سے محبت ہے۔" (لسان المیزان جز ۳)

یہ محبت ہی تو تھی کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہؓ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تو سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کے ساتھ چمٹ گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہؓ تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ سیدنا

معاویہؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ میرا پیٹ اور سینہ آپ کے جسم کے ساتھ ملا ہوا ہے یہ سن کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء ارشاد فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِمْلَأْهُ عِلْمًا ۔	اے اللہ معاویہؓ کو علم سے بھر دے

ایک اور موقع پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہؓ کے لئے یوں دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُعَاوِيَةَ هَادِيًا وَّمَهْدِيًّا	یا اللہ معاویہؓ کو ہادی اور مہدی بنا۔
ایک اور حدیث میں دعا کے الفاظ یوں ہیں:	
اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ ۔	اے اللہ معاویہؓ کو کتاب کا علم اور حساب سکھا دے اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات اور دعاؤں میں سیدنا معاویہؓ کا جو مقام و مرتبہ متعین ہوا ہے اس کے بعد کسی سند کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ زبانِ نبوت سے نکلی ہوئی دعاء کے اثر سے کس کو انکار کی مجال ہے۔ یہ دعاء رسول منظور و مقبول ہو گئی اور اللہ نے سیدنا معاویہؓ کو امت کے لئے ہادی اور مہدی بنا دیا اور جو کچھ نبی علیہ السلام نے اللہ سے معاویہؓ کے لئے مانگا سو عطا کیا گیا ——— نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا ———

يَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُعَاوِيَةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ مِنَ الْاِيْمَانِ (کنز العمال جلد ۶ ص۱۹۰)	اللہ تعالیٰ معاویہؓ کو قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس پر ایمان کی چادر ہو گی۔

ایک حدیث میں واضح الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تجھے جنتی شخص کی اطلاع دوں اے معاویہؓ تیری اور میری ملاقات جنت کے دروازے پر ہو گی تو مجھ سے ہے اور میں تم سے ہوں اور دو انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا" (لسان المیزان جزء ۳ ص۲۵)

ازالۃ الخفاء اردو ص۲۴۵ پر حدیث مرقوم ہے کہ "رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو دریا میں جہاد کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

اس پر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ سب سے اول سیدنا عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں سیدنا

معاویہؓ نے جہاد کیا ـــــــــ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :

اس لشکر سے مُراد سیّدنا معاویہؓ کا لشکر تھا جس نے ۲۷ھ میں قبرص کو فتح کیا (البدایہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۱)

اس حدیث کی رو سے سیّدنا معاویہ بھی اُن چند خوش نصیب صحابہ میں شامل ہو گئے جنہیں نبی علیہ السلام نے دنیا میں ہی اُن کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت دی ۔

آپ نے اظہارِ اسلام کے بعد نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف جہاد کیا ۔ حنین و طائف کے غزوات میں شریک ہوئے حنین کے مالِ غنیمت میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاویہؓ کو سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا یا چاندی مرحمت فرمایا تھا ۔

جہاد میں نبی اکرم کی معیت نصیب ہونا بہت بڑی عظمت و سعادت ہے ۔ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ :" میں امیر معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک کے غبار (جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کرتے وقت اُڑ کر اس کے ناک میں پڑا) کو بھی نہیں پہنچ سکتا ۔"

سیّدنا معاویہؓ کو رسول کریم علیہ السلام سے خاندانی قرابت کا اعزاز بھی حاصل ہے ۔ آپ کی حقیقی ہمشیرہ اُم المؤمنین سیّدہ اُم حبیبہؓ نبی کریم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ تھیں ۔ آپ کی قابلِ رشک سیاسی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی تخلیق ہی حکومت و سیاست کے لئے کی تھی ۔

ارشادِ رسول علیہ السلام کے مطابق تمام صحابہؓ نجوم ہدایت اور عادل و راشد ہیں ۔ کسی بھی غیر صحابی کو یہ حق ہی حاصل نہیں کہ وہ نبی علیہ السلام کے ان پاکباز اور قدسی صفت جانثاروں کی جماعت پر تنقید کرے یا اُن کے مشاجرات کو حق و باطل کے معرکے قرار دے کر اُن کا تقابل کرے ۔ اور نہ ہی اس بات کا حق ہے کہ محض اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک صحابی کو دوسرے پر فضیلت دے ۔

ہاں ایسی فضیلت جو رسول کریم علیہ السلام نے خود کسی صحابی کو دوسرے پر یا کسی طبقہ یا جماعت کو صحابہ کے دوسرے طبقہ یا جماعت پر دی ہو یا خود کسی صحابیؓ نے دوسرے صحابی کی کسی خوبی اور فضیلت کو بیان کیا ہو اسے من و عن مان لینا اور اس کا اعلان و اظہار کرنا ہر مسلمان کے لئے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سے صحابۂ کرام کے خلاف رافضیوں اور سبائیوں کے پھیلائے ہوئے صدیوں پُرانے پروپیگنڈے کی نفی ہوتی ہے ۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں اور پھر اپنے عہدِ خلافتِ راشدہ میں اپنی خداداد فہم و فراست اور سیاسی صلاحیتوں کا اظہار کر کے نبی علیہ السلام اور اپنے ہم عصر صحابہؓ سے داد و تحسین وصول کی ، ذیل

میں سیدنا معاویہ رضی کے چند ہم عصر جلیل القدر صحابہ کرام رضی کی آراء ملاحظہ فرمائیں ۔

سیدنا عبداللہ رضی بن عمرو بن العاص :

مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قُلْتُ وَلَا عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ خَيْرًا مِنْهُ ۔ (البدایہ جلد ۸ ص ۱۳۵)

میں نے معاویہ رضی سے بڑا سردار کوئی نہیں دیکھا جبلہ بن سحیم کہتے ہیں میں نے کہا عمر رضی بھی فرمایا عمر رضی ان سے افضل تھے لیکن صفت سیادت میں معاویہ رضی افضل ہیں ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی :

مَارَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيْلَ لَهُ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رضي الله عنهم فَقَالَ كَانُوْا وَاللهِ خَيْرًا مِنْ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَسْوَدَ مِنْهُمْ ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاویہ رضی سے بڑا سردار کوئی نہیں دیکھا ، عرض کیا گیا اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی (رضی اللہ عنہم) فرمایا خدا کی قسم وہ معاویہ رضی سے افضل تھے اور معاویہ قیادت و سیادت میں اُن سے افضل تھے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی :

مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ ۔ اصابہ جلد ۳ ص ۴۱۳

میں نے حکومت کو زینت دینے والا معاویہ رضی سے بڑھ کر لائق کوئی نہیں دیکھا ۔

سیدنا معاویہ رضی کے تفقہ فی الدین کے بارے میں ایک دوسری روایت میں سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں ۔ اِنَّهُ فَقِيْهٌ معاویہ یقیناً فقیہ ہیں ۔ (بخاری جلد ۱ ص ۵۳۱ حماۃ الاسلام جلد ۱ ص ۱۶۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا معاویہ رضی کی تدبر و سیاست اور قیادت و سیادت کی اہلیت کا جن الفاظ میں اعتراف کیا ہے یقیناً یہ اُن کے منصب و دیانت کا عکاس ہے ۔ انہوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ حکمرانی کے جو گُر اور جوہر سیدنا معاویہ رضی میں تھے وہ نبی علیہ السلام کے بعد کسی اور میں نہیں دیکھے ۔ تمام صحابہ اُن کی خلافت و قیادت پر متحد ہو گئے اور ان کی سیادت میں کفار و مشرکین کے خلاف جہاد کر کے اسلامی حکومت سلطنت کو اپنے پیشرو خلفاء راشدین کے عہد سے زیادہ وسعت دے دی ۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ (باقی آئندہ)